www.KitaboSunnat.com

(یاد رہے کہ اس سے یہ حدیث زبان نے ہی روایت کی ہے) بالکل یہی بات حافظ ابن حجر نے بھی تقریب (331/I) میں کہی ہے۔ بنا بریں ثابت یہ ہوا کہ "زبان بن فائد" نے "سھل بن معاذ" سے جتنی روایات کی ہیں وہ سب ناقابل اعتبار اور ضعیف ہیں۔

دیکھئے: تہذیب (258/4)، المغنی فی الضعفا، (288/I)، دیوان الضعفاء (صفحہ 137)

ان دونوں راوین کے "ضعیف" بلکہ اول الذکر کے منکر الحدیث ہونے کی بناء پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ حدیث ضعیف جداً" یا منکر کے درجہ تک پہنچتی ہے۔ اسی لئے حافظ المنذری" صاحب بذل المجھود (جو کہ خالص حنفی ہیں) اور شیخ البانی اسے ضعیف کہتے ہیں دیکھئے

الترغیب و الترھیب (267/2)، بذل المجھود (404/II)، ضعیف الجامع الصغیر (1493)

اب ہم ان کے اس اصول کا مناقشہ کرتے ہیں کہ فضائل اعمال میں ضعیف احادیث قابلِ بیان و عمل ہوتی ہیں۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسی اصول کی بناء پر جمہور عموماً" اور یہ تبلیغی خصوصًا جو چاہتے ہیں بلا خوف و خطر آپؐ کی طرف منسوب کردیتے ہیں۔ ضعیف و منکر اور موضوع احادیث کی روایت کے ساتھ ساتھ خود بھی احادیث گھڑتے ہیں۔ ہر تبلیغی رائے ونڈ سے جب بھی واپس روانہ ہوتا ہے اسے بیسیوں احادیث ایسی حفظ ہوتی ہیں جو سنداً ومتناً منکر ہوتی ہے، گھر جاکر وہ انہیں آگے پہنچاتا ہے اور پھر وہ زبان زدِ عام و خاص ہو کر پھیلتی چلی جاتی ہیں، یہ عظیم ترین فتنہ ہے ضعیف و منکر موضوع احادیث کے انتشار کا جس میں امت محمدیہ اس وقت مبتلا ہے (واللہ المستعان)

حالانکہ یہ اصول محققین علماء کے ہاں علی الاطلاق غیر مسلم ہے خود احناف علماء اس کی مشروط اجازت دیتے ہیں علی الاطلاق نہیں۔

علامہ ظفر احمد عثمانی تھانوی نے قواعد فی علوم الحدیث (صفحہ 94) میں "الدرّ المختار" (جو کہ حنفیہ کی انتہائی معتمد کتاب ہے) کے حوالے سے ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی تین شرائط نقل کی ہیں۔

شروط العمل بالحديث الضعيف (۱) عدم شدة ضعفه (۲) ان يدخل تحت اصل عام (۳) وان لا يعتقد سنية ذلك الحديث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1- اس حدیث کا ضعف شدید قسم کا نہ ہو' واضح رہے کہ جن احادیث سے "انچاس کروڑ گنا" ثابت کیا گیا ہے وہ شدید ضعف کا شکار ہیں۔ پہلی حدیث میں ایک مجہول راوی ہے اور دوسری میں ایک "منکر الحدیث" اور دوسرا "ضعیف الحدیث" ہے۔ لہٰذا انہیں احناف کی لگائی ہوئی شروط میں سے پہلی شرط پر ہی یہ احادیث پوری نہیں اترتی ہیں۔

2- دوسری شرط یہ ہے کہ وہ ضعیف حدیث کسی اصلِ عام کے تحت مندرج ہوتی ہو اس شرط کی تفصیل شیخ البانی ان الفاظ میں کرتے ہیں: اس حدیث میں جس عمل کی فضیلت ہے' اس کی شریعت کسی اور صحیح حدیث سے ثابت ہو' اور آپ بتایئے مفتی صاحب! کہ کیا یہ "انچاس کروڑ" کسی اور صحیح دلیل سے ثابت ہے؟ یا یہ صرف تصنع و تکلف ہے؟

3- اس حدیث پر عمل کرتے وقت اس کے ثبوت کا اعتقاد نہ ہو' بلکہ احتیاط کی نیت ہو' تاکہ آپ ؐ کی طرف وہ چیز منسوب نہ ہو جو آپ ؐ نے نہ کہی اور نہ کی۔

جبکہ آپ تو مفتی صاحب! بڑے دھڑلے سے فتوی میں لکھتے ہیں کہ یہ انچاس کروڑ گنا تو اب قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور یہی عقیدہ ہے تمام تبلیغیوں کا۔

مذکورہ بالا تینوں بڑی کڑی شروط ہیں اور کتب مصطلح الحدیث میں موجود ہیں' ان پر پوری اترنے والی احادیث پر عمل کی اجازت تو علماء دیتے ہیں لیکن تبلیغیوں سے ایک سوال پھر بھی باقی رہتا ہے کہ آپ میں سے کس کی استطاعت میں ہے کہ وہ ضُعفِ شدید اور ضعفِ خفیف میں فرق کرسکے؟ جب یہ استطاعت نہیں ہے تو بہتر یہی ہے کہ آپ ضعیف احادیث کو بیان کرنا اور ان پر عمل کرنا علی الاطلاق چھوڑ دیں کیونکہ ان شروط کو سامنے رکھتے ہوئے ضعیف احادیث کو جانچنا آپ کے بس سے باہر ہے۔ یہ متقین علماء کا کام ہے آپ کا نہیں۔

امام شاطبیؒ نے الاعتصام اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے مجموع فتاوی (215/1) میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے

1- ضعیف حدیث کے ذریعے کسی عمل کا "استحباب" ثابت کیا جاتا ہے' حالانکہ "استحباب" حکم شرعی کی اقسام میں سے ایک قسم ہے اور حکم شرعی صحیح شرعی دلائل سے ہی ثابت ہوتا ہے' گویا ضعیف حدیث پر عمل کرنا اور اس کی ترویج کرنا تشریع (شریعت سازی) کے مترادف ہے جو کہ قطعاً حرام ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2 - کسی عبادت کے ثواب کی مقدر کی تحدید کرنے کا اختیار خود شارع علیہ السلام کو ہے نہ کسی امتی کو۔ یہ تحدید اگر صحیح دلائل سے ثابت ہو تو قابل قبول ہے ورنہ نہیں۔

آخر میں ایک گزارش کہ آپ جس راستے کو اللہ کا راستہ قرار دیتے ہیں پہلے اسے اللہ کا راستہ ثابت تو کریں۔

1 - کیا لوگوں کو گھروں سے نکالنا' انہیں حقوق والدین' حقوق زوجیت اور حقوق اولاد کی ادائیگی سے روکنا اللہ کا راستہ ہے؟ کیا قرآن میں اپنے گھر والوں کو سنبھالنے کا حکم نہیں ہے يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قُوٓاْ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

2 - لوگوں کو وعد والی آیات و احادیث سنانا اور آیات و احادیث وعید نہ سنانا اللہ کا راستہ ہے؟ کیا آپ بشیر تھے تو نذیر نہ تھے؟ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

3 - لوگوں کو صرف "چھ باتوں" کا پابند کرنا ------ جن میں روزہ' حج' زکوٰۃ جیسی اساسی چیزوں کا ذکر تک نہیں ہے ------ اللہ کا راستہ ہے؟ معاملات کے بارے میں لوگوں کو کورا رکھنا اللہ کا راستہ ہے؟ حالانکہ معاملات نصف دین ہیں۔

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ ٱلْكِتَٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

4 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف احادیث موضوعہ منسوب کرنا یا منسوب کردہ احادیث کی ترویج و اشاعت کرنا اللہ کا راستہ ہے؟

5 - لوگوں کو اتباعِ سنتِ صحیحہ کی طرف دعوت دینے کی بجائے حنفیت (جو کہ تقریباً عقل و رائے کا نچوڑ ہے) کی طرف دعوت دینا اللہ کا راستہ ہے؟ کیا حنفیت کے بارے میں ہی اللہ نے کہا ہے:

قُلْ هَٰذِهِۦ سَبِيلِىٓ أَدْعُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ

6 - قرآن و حدیث کی اہمیت لوگوں کے ذہنوں میں مرکوز کرنے کی بجائے انہیں بزرگوں کے اقوال و افعال کا پابند کرنا اللہ کا راستہ ہے؟ کہیں یہ ٱتَّخَذُوٓاْ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ کے مترادف تو نہیں؟

یہ منہج جو دعوت و تبلیغ کے لئے آپ نے اپنایا ہے اس کے مطابق آپ کا (تبلیغی جماعت کا) راستہ ہرگز اللہ کا راستہ نہیں ہے۔ جب یہ اللہ کا راستہ قرار نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ